یوحنا 21 باب– پطرس کی بحالی

الف: مچھلیاں پکڑنے کا معجزہ

1. (1-3 آیات) پطرس اور چھ اور شاگرد مچھلی کے شکار کو جاتے ہیں۔

اِن باتوں کے بعد یسوع نے پھر اپنے آپ کو تبریاس کی جھیل کے کنارے شاگردوں پر ظاہر کیا اور اِس طرح ظاہر کیا۔ شمعون پطرس اور توماؔ جو توام کہلاتا ہے اور نتن ایل جو قانایِ گلیل کا تھا اور زبدی کے بیٹے اور اُسکے شاگردوں میں سے دو اور شخص جمع تھے۔ شمعون پطرس نے اُن سے کہا مَیں مچھلی کے شکار کو جاتا ہوں۔ اُنہوں نے اُس سے کہا ہم بھی تیرے ساتھ چلتے ہیں۔ وہ نکل کر کشتی پر سوار ہوئے مگر اُس رات کچھ نہ پکڑا۔

أ. اِن باتوں کے بعد یسوع نے پھر اپنے آپ کو۔۔۔شاگردوں پر ظاہر کیا: یہاں پر یوحنا یسوع کے اپنے شاگردوں پر بہت سارے ظہور میں سے ایک اور کو بیان کرتا ہے۔ یہ ظہور گلیل کے علاقے میں (تبریاس کی جھیل کے کنارے) ہوا۔ متی 28 باب 16 آیت میں بھی گلیل کے علاقے میں یسوع کا اپنے شاگردوں پر ظہور بیان کیا گیا ہے۔

ب. شمعون پطرس: ایک دفعہ پھر جب شاگردوں کا بیان کیا گیا ہے تو سب سے پہلے پطرس کا نام پڑھنے کو ملتا ہے۔ اِس دفعہ پطرس اُس سات شاگردوں میں شامل تھا جو اُسکے ساتھ مچھلیاں پکڑنے کے لیے گلیل کی جھیل پر گئے تھے۔

i. اُسکے شاگردوں میں سے دو اور شخص: "اُن میں دو اور شخص بھی تھے جن کا نام نہیں لکھا گیا اور میرے خیال سے کسی بہت ہی خاص مقصد کے لیے اِن شاگردوں کا نام نہیں لکھا گیا۔ یہ شاگرد اُن ایماندار لیکن چھپے ہوئے ہجوموں کی نمائندگی کرتے ہیں جو یسوع پر پورا ایمان رکھتے ہیں لیکن دُنیا اُن کے ناموں اور اُن کے کاموں سے ناواقف رہتی ہے۔ جب یسوع اپنے دیگر شاگردوں پر اپنے آپکو پوری طرح ظاہر کر رہا ہے تو وہ ایسے شاگردوں پر بھی جنہیں کوئی نہیں جانتا اپنے آپ کو مکمل طور پر ظاہر کرتا ہے۔ یہ شاگرد جن کے بارے میں لکھا ہوا ہے 'دو اور شخص' اصل میں ایمانداروں کی ایک بہت بڑی اکثریت کی نمائندگی کرتے ہیں۔" (مورگن)

ج. مَیں مچھلی کے شکار کو جاتا ہوں: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ پطرس کا دوبارہ مچھلیاں پکڑنے جانا غلط تھا، جب اُس نے ایسا کیا تو اُس نے اصل میں اپنے پرانے پیشے کی طرف مڑنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ لیکن دیگر عالمین کا خیال ہے کہ ایسا کرکے پطرس نے یسوع کی کسی طرح کی کوئی حکم عدولی نہیں کی تھی۔ وہ بہت عقلمند اور خود کو مصروف رکھنے والا شخص تھا۔ اصل میں پطرس کے دل کے خیالات سے ہی یہ بات معلوم ہو سکتی ہے کہ آیا وہ یسوع کی حکم عدولی کر رہا تھا یا پھر خود کو مصروف رکھنے کے لیے یہ سب کچھ کر رہا تھا۔

i. ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اِس لیے بھی گلیل واپس چلے گئے تھے کیونکہ یسوع نے اُنہیں ایسا کرنے کے لیے کہا تھا۔ (متی 28 باب 7 آیت؛ 28 باب 10 آیت)

ii. ایڈم کلارک رسولوں کے مچھلیاں پکڑنے جانے کے واقعے کے بارے میں بہت عمدہ خیال پیش کرتا ہے جو بڑی حد تک درست بھی تھا کہ:
"یسوع کی زمینی خدمت کے دوران اُسکی اور اُس کے شاگردوں کی تمام عارضی ضروریات لوگوں کی طرف سے مدد کی بدولت پوری ہو جایا کرتی تھیں: لوقا 8 باب 3 آیت۔ لیکن جب یسوع کو مصلوب کر دیا گیا تو شاگردوں کی ضروریات کے لیے لوگوں کی طرف سے مدد بھی بند یا بہت

ہی کم ہو گئی تھی اور اُن کے لیے گزارہ کرنا بہت ہی مشکل ہو گیا ہو گا۔ پس ایسی صورتحال میں شاگرد نہیں جانتے تھے کہ اُنہیں کیا کرنا چاہیے، لہٰذا وہ اپنے پرانے پیشے کی طرف واپس پھرے تاکہ کچھ کما کر اپنی گزر بسر کر سکیں۔ اِسی لیے ہم یہاں یوحنا 21 باب 2 آیت میں پڑھتے ہیں کہ اُن میں سے سات تبریاس کی جھیل پر گئے جسے ہم گلیل کی جھیل کے نام سے بھی جانتے ہیں۔" (کلارک)

iii. پطرس اور دیگر شاگرد ایسی صورتحال میں نہیں جانتے تھے کہ اُنہیں ابھی کیا کرنا چاہیے۔ "پس مچھلیوں کے اِس شکار پر جانا واضح طور پر ہمیں دکھاتا ہے کہ شاگرد اِس موقعے پر یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا کریں۔ اُن کی بے یقینی اور پریشانی کی یہ حالت پنتکست کے دن ختم ہو گئی کیونکہ اُس دن کے بعد اُن کو اپنے مقصد کے بارے میں علم بھی ہو گیا اور اُسکو پورا کرنے کے لیے قوت بھی مل گئی تھی۔" (مورث)

د. **اُس رات کچھ نہ پکڑا:** وہ ساری رات مچھلیاں پکڑنے کی کوشش کرتے رہے لیکن اُن کے ہاتھ کچھ نہ لگا۔ اُن کا مقصد اور ارادہ جیسا بھی تھا لیکن اُنہوں نے اُس رات کچھ نہ پکڑا۔

i. "اُنہوں نے وہ ساری رات شکار کرنے کی مسلسل کوشش میں گزاری لیکن کچھ بھی اُن کے ہاتھ نہیں لگا تھا۔ پس وہ بے اُمید ہو گئے۔ وہ تھک چکے تھے، بہت بھوکے تھے اور بے اُمید بھی تھے۔ آہ! شاید وہ آپس میں سرگوشی کے سے انداز میں کہہ رہے ہوں کہ یہ جھیل بھی بدل گئی ہے، یہاں سے تو ہم بہت زیادہ مچھلیاں پکڑا کرتے تھے، لیکن ابھی تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اِس میں کوئی بھی مچھلی نہیں ہے۔" (موریسن)

ii. "جو ماہی گیر بنتا ہے اُسے اکثر مایوسی کا سامنا کرنے کی بھی توقع کرنی چاہیے، کیونکہ بعض اوقات جب وہ اپنا جال ڈالے گا تو اُس میں جڑی بوٹیوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں آئے گا۔ بالکل اِسی طرح وہ جو مسیح کے نام پر خدمت کرتا ہے اُسے بھی کئی ایک معاملات میں مایوسی کا سامنا کرنے کی توقع کرنی چاہیے۔ اور اپنی ساری مایوسیوں کے باوجود اُسے اچھائی اور بھلائی کے کام کرتے کرتے تھکنا نہیں چاہیے۔ بلکہ اُسے ایمان اور اُمید میں اپنی کوشش کو جاری رکھنا چاہیے اور یہ توقع رکھنی چاہیے کہ آخر میں اُسے بہت بڑا اجر ملنے والا ہے۔" (سپرجن)

2. (4-6 آیات) یسوع اُنہیں ہدایت دیتا ہے۔

اور صبح ہوتے ہی یسوع کنارے پر آ کھڑا ہوا مگر شاگردوں نے نہ پہچانا کہ یہ یسوع ہے۔ پس یسوع نے اُن سے کہا بچّو! تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا نہیں۔ اُس نے اُن سے کہا کشتی کی دہنی طرف جال ڈالو تو پکڑو گے۔ پس اُنہوں نے ڈالا اور مچھلیوں کی کثرت سے پھر کھینچ نہ سکے۔

اَ. **یسوع کنارے پر آ کھڑا ہوا:** یوحنا کی انجیل میں بیان کردہ یسوع کے گزشتہ تین ظہور بالکل غیر متوقع تھے اور یہ ظہور بھی غیر متوقع ہی تھا؛ مگر شاگردوں نے نہ پہچانا کہ یہ یسوع ہے۔

i. "یہ بیان گویا اشارہ کر رہا ہے کہ یسوع اچانک ہی یا ایکدم ہی وہاں پر ظاہر ہو گیا تھا۔" (ڈوڈز)

ii. یہ ایک بہت ہی حیرت انگیز بات ہے کہ جب وہ اپنے کام میں مصروف تھے یسوع اُن پر ظاہر ہو گیا۔ یسوع کو اُن کی زندگی میں صرف اُسی وقت دلچسپی نہیں تھی جب وہ دُعاؤں اور پرستش میں مصروف ہوتے بلکہ وہ اُن کی زندگی کے ہر پہلو میں دلچسپی رکھتا تھا۔ "جی اُٹھا مسیح اور اُن کا مالک اُن کی زندگی کے تمام معمولی سے معمولی معاملات میں بھی اپنی دلچسپی کو ظاہر کر رہا تھا۔" (مورگن)

iii. ہم یہ نہیں جانتے کہ کیوں شاگردوں نے نہ پہچانا کہ یہ یسوع ہے۔ "ہو سکتا ہے کہ وہ ساری رات کی کوشش کے بعد بھی مچھلیاں نہ پکڑ پانے کی وجہ سے پریشان تھے یا پھر صبح کے دھندلکے میں وہ اچھی طرح سے دیکھ ہی نہ سکے تھے کہ کنارے پر کون ہے۔" (ٹینی)

ب. بچّو! تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ یسوع کا اپنے شاگردوں کو مخاطب کرنے کا طریقہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا اُس دور میں کام کرنے کے دوران اکثر لوگ استعمال کیا کرتے تھے۔ اِس کے ساتھ ساتھ اُس نے اُن سے ایک سوال بھی پوچھا جس کے جواب میں اُنہوں نے بتایا کہ وہ ساری رات کوشش کرنے کے باوجود کچھ بھی نہ پکڑ سکے تھے۔

i. "جس لفظ کا ترجمہ یہاں پر 'بچّو' کیا گیا ہے اِس کا ترجمہ 'لڑکو' کیا جا سکتا ہے۔ paidion وہ عام اصطلاح تھی جسے اکثر کام کرنے والے مردوں کو مخاطب کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ دیکھئے ارسٹوفینس Clouds, 137, Frogs, 33 ۔" (ڈوڈز)

ii. "یسوع کا اُن شاگردوں سے یہ سب پوچھنے کا انداز بالکل ایک ایسے عام آدمی کا سا تھا جو اکثر جھیل کے کنارے جا کر مچھیروں سے ایسے سوال کیا کرتے تھے تاکہ وہ اُن سے اپنے خاندان کے لیے کچھ مچھلیاں خرید سکیں۔" (ٹراپ)

ج. کشتی کی دہنی طرف جال ڈالو تو پکڑو گے: جب شاگردوں نے اُسے جواب دیا تو یسوع نے اُنہیں ایک حیرت انگیز مشورہ دیا۔ شاگرد جو کہ پیشہ ور مچھیرے تھے اُن کو یہ بات سمجھ نہیں آ رہی ہو گی کہ جب وہ ساری رات مسلسل محنت کرنے کے باوجود کچھ بھی پکڑ نہ سکے تو پھر دن کے اجالے میں وہ ایک اجنبی کے کہنے پر کیسے کچھ پکڑ پائیں گے۔ مزید یہ کہ اِس میں کیا منطق ہے کہ کشتی کی ایک طرف تو مچھلیاں نہیں مل سکتیں لیکن اُس کی دوسری طرف اگر جال ڈالا جائے تو وہ پکڑ پائیں گے۔ شاگردوں کے لیے یہاں پر ایسی صورتحال بھی نہیں تھی کہ وہ یسوع پر یقین رکھ کر جال ڈال دیتے کیونکہ وہ تو جانتے ہی نہیں تھے کہ کنارے سے کون اُن کے ساتھ بات کر رہا تھا۔ یہ دراصل شاگردوں کے لیے ایک ایسا ہی امتحان تھا جس کے ذریعے سے وہ غیر متوقع ذرائع اور چیزوں سے بھی خُدا کی طرف سے کچھ خاص رہنمائی حاصل کرنے کی اہلیت رکھ سکیں۔ بالکل ایسے جیسے جھیل کے کنارے سے کوئی اجنبی پکار کر کچھ کہہ رہا ہو اور اُنہیں ہدایت دے رہا ہو۔

i. "مَیں بہت کوشش کے بعد بھی یہ جاننے میں قاصر رہا ہوں کہ گلیل کی جھیل پر مچھیرے اکثر کشتی کی کس طرف سے زیادہ جال پھینکا کرتے تھے۔ پس جب ہمیں یہ معلوم نہیں تو یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ جس طرف یسوع اُنہیں جال ڈالنے کو کہہ رہا تھا وہ خلافِ معمول تھا۔" (مورث)

ii. اِس واقعے سے ہمیں یہ تعلیم بھی ملتی ہے کہ جب یسوع ہماری ہدایت کر رہا ہو تو پھر ہمیں اُس کی خدمت کے دوران اپنے طریقہ کار کو تبدیل کرنے میں کسی طرح کی ہچکچاہٹ اور خوف نہیں ہونا چاہیے۔

د. مچھلیوں کی کثرت سے پھر کھینچ نہ سکے: پس شاگردوں نے جھیل کے کنارے پر کھڑے شخص کی ہدایت پر ویسا ہی کیا جیسا اُس نے کہا تھا اور اُن کی کامیابی اُن کی توقع سے بہت زیادہ بڑی تھی۔ یہ چیز ہمیں سکھاتی ہے کہ خُدا کی ہدایت کے مطابق کام کرنے اور اُسکی ہدایت کے بغیر کام کرنے میں کتنا فرق ہے۔

i. "اِس واقعے کی وجہ سے شاگردوں کو ایسا ہی ایک اور واقعہ یاد آیا ہو گا جب یسوع نے اِسی طرح سے اُنہیں جال ڈالنے کی ہدایت کی تھی، اُس واقعے اور اِس واقعے میں فرق اتنا ہے کہ اُس وقت اُن کے جال پھٹنے لگے تھے اور کشتی ڈوبنے لگی تھی (لوقا 5 باب 1-11 آیات)۔" (ٹاسکر)

ii. "یہاں پر ہمیں دہنی اور بائیں اطراف کے علامتی معنی ڈھونڈنے کی قطعی طور پر ضرورت نہیں ہے۔ یہاں دہنی طرف یا بائیں طرف میں کوئی فرق نہیں، اگر فرق ہے تو اِس چیز میں کہ خُدا کی ہدایت کے بغیر کام کرنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے اور خُدا کی ہدایت کے مطابق کام کرنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔" (پلمر)

iii. "مچھلیوں کا اتنا بڑا غول شاگردوں کے جال میں آ جانا اِس بات کی علامت ہو سکتا ہے کہ مستقبل قریب میں جب وہ یسوع کے نام پر اور اُسکی ہدایت پر خدمت کرنے کے لیے روانہ ہونگے تو کس طرح خُدا اُن کی اُس خدمت کو برکت دے گا۔ لیکن شاگردوں اور ہر دور کے خادموں کو اپنی خدمت کے دوران کامیابی صرف اُسی صورت میں ملے گی جب وہ جی اُٹھے خُداوند کی ہدایات پر عمل کریں گے۔" (بروس)

iv. اگر یسوع خدمت میں ہماری رہنمائی کرتا ہے تو ہم بہت زیادہ برکات کی توقع کر سکتے ہیں۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو اُس وقت جھیل میں جا کر مچھلیاں پکڑنے کا حکم نہیں دیا تھا، لیکن وہاں پر بھی اُنہوں نے یسوع کی ہدایت سے برکت پائی۔ ہمیں تو یسوع نے دُنیا میں جا کر انجیل سنانے اور شاگرد بنانے کا حکم دیا ہوا ہے۔ ہمیں خُداوند کے حکم کی تعمیل کرنی چاہیے۔

v. " اگر یسوع اپنی قدرت کے ساتھ ہمارے درمیان میں آئے تو اُس کی حضوری ہمیں اِس قدر زیاد برکت دے گی کہ ہم بھی اُس کی قدرت اور برکت سے اُسی طرح حیران ہونگے جیسے اُس کے شاگرد اِس قدر زیادہ مچھلیاں دیکھ کر حیران و پریشان تھے۔ یسوع نے وہاں عملی طور پر کچھ بھی نہیں کیا تھا، بس اُس نے یہ چاہا تھا تو مچھلیوں کے غول شاگردوں کے جال میں آ پھنسے تھے، اور اسی طرح ہماری خدمت کے دوران اگر وہ صرف چاہے تو کئی ملین لوگ اُس کی طرف بھاگے چلیں آئیں گے اور اُس کے وسیلے سے نجات پائیں گے۔" (سپرجن)

vi. "یہ یقینی طور پر ایک معجزہ ہے لیکن اِس میں نہ تو مچھیروں، نہ ہی اُن کی کشتی اور ہی اُن کے مچھلیاں پکڑنے کے دیگر آلات و اشیاء کو نظر انداز کیا گیا ہے، اُن میں سے ہر ایک چیز کو خُداوند نے اِس کام کے لیے استعمال کیا تھا۔ اب جب رُوحوں کو بچانے کی بات آتی ہے تو اِس میں بھی خُدا اپنے فضل سے منادی کے تمام ذرائع کو استعمال کرتا ہے، اور خُدا اِس بات سے خوش ہوتا ہے کہ اگرچہ انجیل کی منادی بہت سارے لوگوں کے لیے بیوقوفی کے سوا اور کچھ نہیں لیکن اِسی کو استعمال کرتے ہوئے خُدا بہت ساری رُوحوں کو بچا لیتا ہے۔" (سپرجن)

vii. "اگر اُنہوں نے اُس رات مچھلیاں پکڑنے کی مسلسل کوشش نہ کی ہوتی تو اُس صبح مسیح بھی اُن کی مدد کے لیے نہ آتا۔ وہ اگرچہ ہر ایک کام اپنی پاک مرضی کے مطابق کرتا ہے، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ سست اور کاہل لوگوں کے پاس نہیں آتا کہ اُنہیں برکت دے، وہ اُنہی کلیسیاؤں کو برکت دیتا ہے جو اُس کے نام کو سب سے زیادہ جلال دیتی ہیں۔" (سپرجن)

3. (7-8 آیات) شاگرد کنارے پر کھڑے یسوع کو پہچان لیتے ہیں۔

اِسلئے اُس کے شاگرد نے جس سے یسوع محبت رکھتا تھا پطرس سے کہا کہ یہ خُداوند ہے پس شمعون پطرس نے یہ سنکر کہ خُداوند ہے کُرتہ کمر سے باندھا کیونکہ ننگا تھا اور جھیل میں کود پڑا۔ اور باقی شاگرد چھوٹی کشتی پر سوار مچھلیوں کا جال کھینچتے ہوئے آئے کیونکہ وہ کنارے سے کچھ دُور نہ تھے بلکہ تخمیناً دو سو ہاتھ کا فاصلہ تھا۔

اَ. یہ خُداوند ہے: یوحنا قبر پر بھی پطرس سے پہلے پہنچا (یوحنا 20 باب 4 آیت) اور اُس نے یسوع کے جی اُٹھنے کی حقیقت پر بھی پطرس سے پہلے یقین کیا (یوحنا 20 باب 8 آیت)۔ یہاں پر وہ پطرس سے پہلے کنارے پر کھڑے اجنبی کو پہچان لیتا ہے۔ یوحنا جانتا تھا کہ جس طرح کا کام اُن کے سامنے ہوا تھا وہ یسوع کی قدرت کے علاوہ کوئی اور کر ہی نہیں سکتا تھا۔

ب. جھیل میں کود پڑا: اگرچہ یسوع کو پہچاننے میں یوحنا پطرس پر سبقت لے گیا لیکن یہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ پطرس کا مسیح کے لیے خلوص اور محبت کا اظہار باقی کسی بھی شاگرد سے زیادہ تھا۔ غالباً کشتی اتنی تیزی کے ساتھ کنارے پر نہیں آ سکتی تھی اور پطرس نے بہت جلدی کی اور اس بار وہ یوحنا سے سبقت لے گیا۔ کچھ عالمین کا خیال ہے، ہو سکتا ہے پطرس سوچ رہا ہو کہ اگر کنارے پر کھڑا شخص مسیح ہے تو وہ شاید پانی پر چل کر بہت جلد اُس کے پاس پہنچ جائے گا۔

i. "یہاں پر جو لفظ استعمال کیا گیا ہے وہ یہ بتاتا ہے کہ پطرس بالکل ننگا نہیں تھا، بلکہ اُس نے اپنا کام کرنے کے لئے بالکل مختصر سا لباس پہنا ہوا تھا جیسے مچھیرے اُس وقت پہنتے تھے، اور اُس کے جسم کے زیادہ تر حصے پر کپڑے نہیں تھے۔ (بارکلے)" (مورث)

ii. "وہ چپو مار مار کر کشتی چلا رہا تھا، لہٰذا اُس نے غالباً لنگوٹ پہن رکھا تھا، اور اب اُس نے جلدی جلدی اپنا کُرتہ اُٹھایا جو عام طور پر مچھیرے پہنا کرتے تھے (تھیوفیلیکٹ)، اُسے اپنی کمر پر باندھا اور پانی میں کود پڑا۔" (ڈوڈز)

iii. "اُس نے دیکھا، اپنے خُداوند کو پہچانا، اپنی ساری فکریں اور کام ایک طرف چھوڑ کر جلدی جلدی اپنا کُرتہ اُٹھایا، اپنی کمر میں باندھا کیونکہ اُس تہذیب میں کوئی بھی شخص اپنے کسی بزرگ یا اپنے سے برتر شخصیت کے سامنے لنگوٹ یا ایسے مختصر لباس میں نہیں جایا کرتا تھا، پھر وہ جلدی جلدی پانی میں کود پڑا، وہ یسوع سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا اور اپنے خُداوند سے ملنے کا بہت زیادہ مشتاق تھا۔" (ٹرینچ)

ج. **مچھلیوں کا جال کھینچتے ہوئے آئے:** دوسرے مچھیرے محنت طلب کام یعنی مچھلیوں کا جال کھینچتے ہوئے کنارے پر پہنچے۔

4. (9-11 آیات) یسوع شاگردوں کو ناشتہ کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

جس وقت کنارے پر اُترے تو اُنہوں نے کوئلوں کی آگ اور اُس پر مچھلی رکھی ہوئی اور روٹی دیکھی۔ یسوع نے اُن سے کہا جو مچھلیاں تم نے ابھی پکڑی ہیں اُن میں سے کچھ لاؤ۔ شمعون پطرس نے چڑھ کر ایک سو ترپن بڑی مچھلیوں سے بھرا ہوا جال کنارے پر کھینچا مگر باوجود مچھلیوں کی کثرت کے جال نہ پھٹا۔

اَ. **اُنہوں نے کوئلوں کی آگ اور اُس پر مچھلی رکھی ہوئی اور روٹی دیکھی:** جب پطرس اور دوسرے شاگرد کنارے پر پہنچے تو اُنہوں نے دیکھا کہ اُن کا جی اُٹھا مسیحا اب بھی ایک خادم کے روپ میں وہاں پر موجود تھا۔ اُس نے اپنے شاگردوں کے پہنچنے سے پہلے آگ جلا کر اُن کے لیے کھانا تیار کیا۔

ب. **جو مچھلیاں تم نے ابھی پکڑی ہیں اُن میں سے کچھ لاؤ:** یہاں پر لکھے گئے بیان کی ترتیب کو دیکھا جائے تو ہم یہ جان پاتے ہیں کہ اِس سے پہلے کہ شاگرد مچھلیاں پکڑ کر یسوع کے پاس لاتے، اُس کے پاس اُن کو دینے کے لیے کھانا موجود تھا۔ وہ جو کچھ پکڑ کر لائے تھے سارا کھانا اُسی سے نہیں بنا تھا لیکن وہ یسوع کی طرف سے تیار کردہ کھانے میں شامل کر لیا گیا تھا۔

i. **شمعون پطرس نے چڑھ کر۔۔۔بڑی مچھلیوں سے بھرا ہوا جال کنارے پر کھینچا:** "ایک سو ترپن بڑی مچھلیوں سے بھرے ہوئے گیلے جال کا وزن غالباً تین سو پونڈ سے بھی زیادہ ہوگا۔ یہاں پر مچھلیوں کی ایک خاص تعداد کا ذکر ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اِس بات کو بیان کرنے والا شخص اُس سب کا چشم دید گواہ تھا اور مزید وہ یہ بھی بتانا چاہتا ہے کہ اتنی زیادہ مچھلیوں کو پکڑنے کے باوجود اُن کا جال نہیں پھٹا تھا، حالانکہ ایک مچھیرے کے نقطۂ نظر سے ایسی صورت میں اکثر جال پھٹ جاتے ہیں۔" (ٹینی)

ii. "یہاں پر جب ہم پڑھتے ہیں کہ پطرس نے چڑھ کر مچھلیوں سے بھرا ہوا جال کنارے پر کھینچا تو اِس سے ہمیں پطرس کی جسمانی قوت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔" (بروس)

ج. **ایک سو ترپن بڑی مچھلیوں سے بھرا ہوا جال:** جال کو کنارے پر کھینچنے میں پطرس نے پہل کی اور پورے زور کے ساتھ اُس جال کو کھینچ کر کنارے پر لے آیا۔ اُن کے لیے یہ حیرت کی بات تھی کہ 153 بڑی مچھلیوں کے جال میں پھنسنے کے باوجود وہ جال نہیں پھٹا تھا۔ صدیوں سے بہت سارے عالمین اِس بات کی وضاحت کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہیں کہ مچھلیوں کی تعداد کے لیے استعمال ہونے والے 153 کے عدد کا کیا مطلب ہے۔

- کچھ اِس کی تفسیر ایسے کرتے ہیں (جیسے کہ اگسٹن) کہ اگر ہم 1+2+3+4+5 کے حساب سے 17 تک جمع کرتے رہیں تو حاصل جمع 153 ہو گا۔ پس اُس کے مطابق اِن مچھلیوں کی تعداد 17 کے عدد کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اب 17 کے عدد کی تفصیل اگسٹن اِس طرح بیان کرتا ہے کہ انسان کو خُدا کے حضور میں راستی سے چلنے کے لیے اُس کی طرف سے 10 احکام پر عمل کرنے کی ضرورت ہے لیکن وہ رُوح کی سات برکات یا نعمتوں کے بغیر اُن پر بھی پورے طور پر عمل نہیں کر سکتا۔ پس اُس کے مطابق روح کی سات نعمتیں اور دس احکام ملا کر 17 کا عدد بنتا ہے جس کی طرف مچھلیوں کی تعداد اشارہ کر رہی ہے۔
- کچھ دیگر علماء کے مطابق اگر یونانی میں شماریات کے ذریعے سے دیکھا جائے تو پطرس اور مچھلی دونوں کے اعداد کو ملایا جائے تو یہ 153 بنتے ہیں۔
- "کچھ عالمین کے مطابق عبرانی حروف کو شماریات کے مطابق دیکھا جائے تو شمعون کا عدد بنتا ہے 118 اور یوحنا کا عدد بنتا ہے 35، پس جب اِن دونوں کو جمع کیا جائے تو حاصل جمع 153 ہوتا ہے۔" (ڈوڈز)
- کچھ دیگر علماء جیسے کہ جیروم کا خیال تھا کہ اُس جال میں 153 مختلف اقسام کی مچھلیاں تھیں اور یہ اِس دُنیا کے تمام مختلف لوگوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ اِس کا مطلب ہے کہ شاگردوں کی خدمت کی بدولت بالآخر اِس دُنیا میں سے بہت ہی بڑے پیمانے پر تمام قوموں سے لوگ یسوع پر ایمان لے کر آئیں گے۔
- مزید کچھ اور عالمین (جیسے کہ اسکندریہ کا سائرس) بیان کرتا ہے کہ 100 کا عدد غیر اقوام کی نمائندگی کرتا ہے، 50 کا عدد اسرائیل قوم کی نمائندگی کرتا ہے اور 3 کا عدد پاک تثلیث کی نمائندگی کرتا ہے۔

i. ابھی سچائی یہ ہے کہ اوپر بیان کردہ تمام باتیں محض قیاس آرائیاں ہی ہیں اور 153 کے عدد سے ہمیں صرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُس جال میں پھنسنے والی مچھلیوں کی کل تعداد تھی۔ اِس بات کے بارے میں جب ہم اتنے سارے عالمین کی مختلف آراء کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ سیکھنا چاہیے کہ ہم یونہی کلام کے کسی حصے کے مجازی یا علامتی اور پوشیدہ معنوں کو ڈھونڈنے کی کوشش میں کلام کے اصل معنیٰ کو قربان نہ کر دیں۔

ii. "پطرس نے اُس سارے شکار کو یونہی کنارے پر نہیں اُتار لیا تھا بلکہ پہلے اُس نے وہ ساری مچھلیاں گنی تھیں اور یوحنا نے جو کہ پیشے کے لحاظ سے مچھیرا ہی تھا مچھلیوں کی اُس تعداد کو خوب یاد رکھا تھا کیونکہ وہ غالباً اُس کی زندگی کا بڑا ترین شکار تھا۔" (ڈوڈز)

5. (12-14 آیات) شاگرد یسوع کے ساتھ ناشتہ کرتے ہیں۔

یسوع نے اُن سے کہا آؤ کھانا کھالو اور شاگردوں میں سے کسی کی جرات نہ ہوئی کہ اُس سے پوچھتا کہ تُو کون ہے؟ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ خُداوند ہی ہے۔ یسوع آیا اور روٹی لے کر اُنہیں دی۔ اِسی طرح مچھلی بھی دی۔ یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد یہ تیسری بار شاگردوں پر ظاہر ہوا۔

اَ. یسوع نے اُن سے کہا آؤ کھانا کھالو: یہاں پر ایک بار پھر ہم اپنے خداوند کو ایک خادم کے روپ میں دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اُس نے جی اُٹھنے کے بعد بھی اپنے شاگردوں کے لیے خدمت کا کام سرانجام دیا، اُس نے اُن کے لیے کھانا تیار کیا، اور غالباً وہ کھانا کافی مزیدار ہو گا۔

i. یوئیس اناجیل کے اندر یسوع کی طرف سے ایسے دعوت دیئے جانے کے کافی ایک واقعات کا بیان پیش کرتا ہے۔

- چلو، دیکھ لو گے (یوحنا 1 باب 39 آیت)

- میرے پاس آؤ اور آرام پاؤ (متی 11 باب 28-29 آیات)
- آؤ اور آرام کرو (مرقس 6 باب 31 آیت)
- آؤ کھانا کھالو (یوحنا 21 باب 12 آیت)
- آؤ بادشاہی کو میراث میں لو (متی 25 باب 34-36 آیات)

ب. شاگردوں میں سے کسی کی جرات نہ ہوئی کہ اُس سے پوچھتا کہ تُو کون ہے؟ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ خُداوند ہی ہے۔: یہاں پر ہمیں ایک بار پھر اِس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ جی اُٹھے مسیح کی ذات کے حوالے سے کچھ نہ کچھ تو خاص اور مختلف تھا۔ ہو سکتا ہے مصلوبیت سے پہلے اور دوران میں مار کھانے کے اور دیگر زخموں کے نشان ابھی تک اُس کے جسم پر ہی تھے جن کی وجہ سے اُس کا حلیہ کچھ مختلف لگ رہا تھا۔

i. "ماضی میں اُنہوں نے کبھی اِس بات کی ضرورت محسوس نہیں کی ہوگی کہ وہ یسوع سے پوچھیں کہ تُو کون ہے، لیکن اِس موقعے پر شاید اُنہوں نے محسوس کیا کہ اُنہیں دریافت کرنا چاہیے کہ وہ کون ہے، لیکن ساتھ ہی مرقوم ہے کہ اُنہوں نے ایسا کرنے کی جرات نہ کی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ خُداوند ہی ہے۔" (بروس)

ii. "یہاں پر پوچھنے کے لیے جو فعل استعمال ہوا ہے اُس کے معنی 'سوال کرنا یا اُسے یہ کہنا کہ وہ ثابت کرے' بھی لیا جا سکتا ہے۔" (ایلفرڈ)

iii. "کسی ایک شاگرد نے بھی اُس سے اُسکی ذات کے بارے میں سوال وجواب کرنے کی جرات نہ کی۔ یہاں پر جو عبرانی لفظ اِس بات کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے اُس کے معنی ہیں 'سوال کر کے پڑتال کرنے کی کوشش کرنا۔' اُن میں سے ہر ایک شخص یہ جانتا تھا کہ وہ خُداوند ہی ہے اور اُس کے جی اُٹھنے کے بعد اُن کے دل میں خُداوند کی تعظیم اور خوف اور بڑھ گیا تھا جس کی وجہ سے اُنہوں نے اُس سے سوال ہی نہ کیا۔" (دوڈز)

ج. یسوع آیا اور روٹی لے کر: جی اُٹھنے کے بعد ہم یسوع کو اکثر اپنے شاگردوں کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ یہ اصل میں یسوع اور اُس کے شاگردوں کے درمیان ایک بہت ہی قریبی تعلق اور رفاقت کی تصویر ہے۔

i. اُنہیں دی۔ اِسی طرح مچھلی بھی دی: "غالباً یسوع کے انداز میں کچھ نہ کچھ تو ایسا خاص تھا جو اِس بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ یسوع ہی وہ ذات ہے جو اُن کی سب ضروریات کو پورا کرنے پر قادر ہے۔" (ڈوڈز)

ii. "اُنہوں نے اُس صبح مچھلی اور روٹی کھائی اور میرا پختہ یقین ہے کہ وہ وہاں پر چپ چاپ بیٹھے کھانا ہی کھاتے نہ رہے تھے۔ جب پطرس وہاں پر دہکتے ہوئے کوئلوں کو دیکھ رہا ہو گا تو اُس کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے ہونگے اور اُسے وہ نظارہ یاد آیا ہو گا جب وہ ایسے ہی کوئلوں کے پاس کھڑا تاپ رہا تھا اور جب اُس سے سوال کیا گیا تو اُس نے اپنے خُداوند کا انکار کر دیا تھا۔ توما وہاں پر بیٹھ کر سوچ رہا ہو گا کہ اِس قدر واضح حقیقت کے بارے میں اُسے مزید ثبوت نہیں مانگنے چاہیے تھے۔ خُداوند کی حضوری میں اُس کے سارے شاگرد ہی کسی نہ کسی طرح کی شرمندگی کا احساس لیے بیٹھے ہونگے کیونکہ اُن کا رویہ اُس کی ذات کے تعلق سے کافی زیادہ کمزور رہا تھا۔" (سپرجن)

iii. تیسری بار: "غالباً یوحنا کا یہاں پر یہ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یسوع کا یہ تیسرا ظہور تھا جس کا وہ خود گواہ تھا۔" (ٹاسکر)

ب: پطرس کی سب کے روبرو بحالی

1. (15-16 آیات) یسوع پطرس کی محبت کے بارے میں سوال پوچھتا ہے۔

اور جب کھانا کھا چکے تو یسوع نے شمعون پطرس سے کہا اَے شمعون یوحنا کے بیٹے کیا تُو اِن سے زیادہ مجھ سے محبت رکھتا ہے؟ اُس نے اُس سے کہا ہاں خُداوند تُو تو جانتا ہی ہے کہ مَیں تجھے عزیز رکھتا ہوں۔ اُس نے اُس سے کہا تُو میرے برّے چرا۔ اُس نے دوبارہ اُس سے پھر کہا اَے شمعون یوحنا کے بیٹے کیا تُو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟ اُس نے کہا ہاں خُداوند تُو تو جانتا ہی ہے کہ مَیں تجھ کو عزیز رکھتا ہوں۔ اُس نے اُس سے کہا تُو میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر۔

اَ. شمعون پطرس سے کہا: اُس صبح کھانے کے بعد خُداوند یسوع نے براہِ راست پطرس کے ساتھ بات کی۔ یسوع اپنے جی اُٹھنے کے دن پطرس کو پہلے بھی مل چکا تھا(لوقا 24 باب 34 آیت؛ 1 کرنتھیوں 15 باب 5 آیت)۔ ہم صرف قیاس آرائی ہی کر سکتے ہیں کہ یسوع اور پطرس کی پہلی ملاقات میں کیا گفتگو ہوئی تھی۔ بہر حال یسوع یہ ضروری سمجھتا تھا کہ وہ تمام شاگردوں کی موجودگی میں بھی پطرس کو بحال کرے۔

ب. شمعون یوحنا کے بیٹے: یسوع نے یہاں پر اپنے سب سے نمایاں شاگرد کو پطرس کہہ کر نہیں پکارا بلکہ اُس نے اُسے شمعون کے نام سے مخاطب کیا۔ یہ غالباً اُس کی یاد دہانی کے لیے تھا کہ وہ اُس چٹان پر مستحکم طور پر نہیں کھڑا رہا تھا جس پر یسوع نے اُسے کھڑا کیا تھا۔ اُس کا ایمان ڈول گیا تھا۔

i. "ہم دیکھتے ہیں کہ یوحنا نے بڑی سنجیدگی کے اُس کا نام پہلے شمعون پطرس کے طور پر استعمال کیا تھا لیکن بعد میں وہ بیان کرتا ہے کہ یسوع نے اُسے پطرس نہیں کہا بلکہ شمعون یوحنا کے بیٹے کے طور پر مخاطب کیا تھا۔" (مورث)

ج. کیا تُو اِن سے زیادہ مجھ سے محبت رکھتا ہے؟ یسوع ایک طرح سے اُسکو کہہ رہا تھا کہ وہ اُس کے لیے اپنی محبت کا دوسرے شاگردوں کی محبت کے ساتھ موازنہ کرے۔ یسوع کا تین بار انکار کرنے سے پہلے پطرس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ دوسرے شاگردوں سے زیادہ یسوع سے پیار کرتا تھا(متی 26 باب 33 آیت)۔ یسوع جاننا چاہتا تھا کہ آیا اب بھی پطرس کو اِس بات پر فخر تھا کہ وہ یسوع سے دوسروں سے زیادہ محبت کرتا تھا۔

i. کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بات مچھلی اور مچھیرے کے تعلق سے کہی گئی ہے، یسوع دراصل پطرس سے پوچھ رہا تھا کہ کیا ایک بار پھر وہ اپنا مچھلیاں پکڑنے کا کام چھوڑ کر اُس کے پیچھے چلنے کے لیے تیار ہے؟ اور وہ اپنی مچھلیوں سے زیادہ یسوع سے پیار کرتا تھا۔ لیکن جب ہم یسوع کا بیان دیکھتے ہیں تو ہمیں واضح طور پر یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یسوع یہاں پر مچھلیوں کے بارے میں بات نہیں کر رہا بلکہ دیگر شاگردوں کے بارے میں بات کر رہا ہے۔

ii. یسوع نے پطرس سے یہ سوال اِس لیے نہیں کیا تھا کہ اُسے اُس کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا، بلکہ یسوع سب کچھ جانتا تھا۔ یہ سوال پطرس سے صرف اِس لیے پوچھا گیا تھا کہ وہ اپنی ذات کا تجزیہ کرے اور اندازہ لگائے کہ کیا وہ یسوع سے ابھی بھی پہلے کی طرح پیار کرتا تھا۔

د. کیا تُو اِن سے زیادہ مجھ سے محبت رکھتا ہے؟۔۔۔ تُو تو جانتا ہی ہے کہ مَیں تجھے عزیز رکھتا ہوں: یسوع نے پطرس سے ایک ہی سوال تین بار پوچھا، اُن تین میں سے دو دفعہ اُس نے محبت کے لیے یونانی لفظ agape استعمال کیا ہے۔ بائبلی بیان کے اندر اِس لفظ کے معنی ہیں ایک لگاتار اور خود غرضی سے پاک محبت۔ لیکن جب پطرس نے یسوع کو جواب دیا تو اُس نے محبت کے لیے یونانی لفظ philio کا استعمال کیا جس کے معنی عام دوستانہ قسم کی محبت کے طور پر لیے جا سکتے ہیں۔ پس کچھ ترجموں میں پطرس کے جواب کو یوں لکھا گیا ہے، "ہاں خُداوند! مَیں تیرا دوست ہوں۔"

i. کچھ مفسرین کلام کے اِس حصے میں محبت کے لیے استعمال ہونے والے دونوں مختلف الفاظ یعنی agape اور phileo میں کچھ خاص فرق نہیں کرتے۔ زیادہ تر مفسرین کا خیال ہے کہ پطرس ابھی جوش کیساتھ کچھ بھی بے باک کہنے میں کافی محتاط ہو گیا تھا اِس لیے اُس نے وہ لفظ استعمال

نہیں کیا جو یسوع نے کیا تھا۔ یسوع نے دو دفعہ محبت کے لیے ایک ہی قدیم یونانی لفظ استعمال کرتے ہوئے پطرس سے سوال کیا اور اُس نے دونوں دفعہ اِس کا جواب مختلف لفظ کے ساتھ دیا، اِس بات کی کسی نہ کسی طور پر بہت زیادہ اہمیت تو ضرور ہے۔

ii. "وہ عام الفاظ میں یسوع سے کہہ رہا ہے کہ اُس کا دل یسوع کے لیے کھلا ہوا ہے اور یسوع تو جانتا ہی ہے کہ اُس کے دل میں اُس کے لیے کتنی محبت ہے۔ وہ مزید یہ کہنے کی کوشش کر رہا ہے کہ اَے خُداوند مجھ جیسا گناہگار اور کمزور شخص جس قدر تجھ سے محبت کر سکتا ہے مَیں اُتنی محبت کرتا ہوں۔" (بوئیس)

iii. "ہمارے درمیان انجیل کی منادی کرنے والے بہت بڑے بڑے لوگ موجود ہیں جو مچھلیوں سے بھرے جال کو پوری قوت سے کھینچ کر کنارے پر لے آتے ہیں۔ اور وہ بہت بڑی بڑی مچھلیاں پکڑنے اور کلیسیا کے بہت سارے کاموں میں بہت زیادہ کامیاب ہوتے ہیں۔ لیکن یسوع اُن کے اُس سارے کام کو بالائے تاق رکھتے ہوئے اُنہیں کہتا ہے کہ اپنے جال وغیرہ ایک طرف رکھ کر میرے پاس آؤ، اپنے دِلوں کی اچھی طرح سے پڑتال کرو اور میرے پاس بیٹھ کر گفتگو کرو۔" (سپرجن)

ہ. **تُو میرے برّے چرا۔۔۔ میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر:** جب یسوع نے دو دفعہ پطرس سے یہ سوال کیا اور اُس نے جواب دیا تو یسوع نے اُس کے بعد اُسے ہدایت دی کہ وہ اُس کے لوگوں کے ساتھ کس طرح کا رویہ رکھے اور کونسی ذمہ داری کو پورا کرے۔ یہاں پر یسوع کہہ رہا ہے کہ پطرس خُداوند کے لیے اپنی محبت کا اظہار اُس کے برّوں کو چرا کر اور اُسکی بھیڑوں کی گلہ بانی کر کے کر سکتا تھا۔ یہاں پر یسوع اِس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ وہ برّے اور بھیڑیں پطرس کی نہیں بلکہ خود مسیح کی اپنی ہیں۔

i. **میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر:** "یہاں پر گلہ بانی کے لیے جو لفظ استعمال ہوا ہے اُس سے مُراد صرف چارہ ڈالنا ہی نہیں ہے بلکہ یہ ایک چرواہے کی مکمل ذمہ داری کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔" (مورِش)

ii. **میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر:** "یہاں پر یہ کہنے کے ذریعے سے یسوع اصل میں یہ پیغام دینا چاہتا ہے کہ کلیسیا کو صرف زندگی کی روٹی کی پیشکش کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اُسے اِس بات کا بھی خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ اُس کی بھیڑوں کو بڑے مناسب طور پر اکٹھا کیا جائے، اُن پر پورا دھیان دیا جائے، اُن کی تربیت کی جائے اور اُن کی رہنمائی کی جائے۔ اور یہاں پر ہمیں ایسا لگتا ہے کہ پطرس اِس بات کو بخوبی سمجھ گیا تھا اور جان گیا تھا کہ یہ صرف اُسی کی نہیں بلکہ باقی سب شاگردوں اور پھر اُن کے بعد آنے والے یسوع کے سب پیروکاروں کی بھی ذمہ داری ہے۔" (کلارک)

2. (17 آیت) یسوع تیسری دفعہ پطرس سے پوچھتا ہے: کیا تُو مجھے عزیز رکھتا ہے؟

اُس نے تیسری بار اُس سے کہا اَے شمعون یوحنا کے بیٹے کیا تُو مجھے عزیز رکھتا ہے؟ اِس سبب سے پطرس نے دلگیر ہو کر اُس کہا اَے خُداوند! تُو تو سب کچھ جانتا ہے۔ تجھے معلوم ہی ہے کہ مَیں تجھے عزیز رکھتا ہوں۔ یسوع نے اُس سے کہا تو میری بھیڑیں چرا۔

اَ. **اُس نے تیسری بار اُس سے کہا:** یسوع نے پطرس سے دو دفعہ جو یہ سوال دوسرے شاگردوں کی موجودگی میں کیا تھا وہ اُس کام کے لیے کافی نہیں تھا جو یسوع پطرس کی زندگی میں کرنا چاہتا تھا۔ اِس لیے یسوع کو اُس سے تیسری دفعہ یہ سوال کرنے کی ضرورت تھی۔

ب. اِس سبب سے پطرس نے دلگیر ہو کر اُس کہا: پطرس ایک ہی سوال کے تین بار پوچھے جانے کی اہمیت کو خوب سمجھتا تھا۔ یہ تین بار پوچھا گیا سوال اُسے یسوع کا تین بار کیا گیا انکار یاد دلا رہا تھا۔

i. "پطرس نے تین بار یسوع کا انکار کیا تھا اور اب یسوع اُس کو موقع دے رہا تھا کہ وہ تین بار اقرار کر کے اپنی اُس غلطی کو درست کر لے۔" (کلارک)

ج. کیا تُو مجھے عزیز رکھتا ہے؟ تیسری دفعہ یسوع نے اپنے سوال کو تھوڑا سا تبدیل کر دیا اور اُس نے پطرس سے پوچھا کہ کیا وہ اُس سے دوستانہ، برادرانہ محبت رکھتا ہے اِس دفعہ یسوع نے محبت کے لیے یونانی لفظ phileo کا استعمال کیا۔

i. "پطرس نے یسوع کو جب جواب دیا تو اُس نے محبت کے لیے وہ لفظ استعمال نہیں کیا تھا جو یسوع نے کیا تھا۔ جو لفظ یسوع نے استعمال کیا تھا وہ مضبوط اور بہت زیادہ تقاضا کرنے والی محبت کے لیے استعمال ہونے والا لفظ تھا۔ پطرس یسوع کو بتانا چاہ رہا تھا کہ وہ اپنی کمزوری میں اپنی ساری قوت کے ساتھ اُس سے محبت رکھتا تھا۔ پھر تیسری دفعہ یسوع نے محبت کے لیے اُسی مضبوط لفظ کو استعمال نہیں کیا بلکہ یسوع نے اُس لفظ کو استعمال کیا جو پطرس استعمال کر رہا تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع پطرس پر اُس کی قوت سے زیادہ کچھ کرنے کے لیے دباؤ نہیں ڈالتا۔" (ایلفرڈ)

د. اَے خُداوند! تُو تو سب کچھ جانتا ہے۔ تجھے معلوم ہی ہے کہ مَیں تجھے عزیز رکھتا ہوں: جب پطرس اپنے پورے دل سے یسوع سے محبت کرتا تھا اور وہ یہ جانتا تھا کہ یسوع اُس کے دل کی حالت سے خوب واقف ہے۔ پطرس سمجھتا تھا کہ وہ اپنے آپ کو اُس طرح سے نہیں جانتا جیسے یسوع اُسے جانتا ہے۔

i. یسوع نے پطرس سے یہ نہیں کہا کہ 'کیا تم اپنے کئے پر شرمندہ ہو؟' یا پھر یہ کہ 'کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ آئندہ پھر ایسا نہیں کرو گے؟' بلکہ اِس کے برعکس یسوع نے پطرس کو چیلنج دیا کہ وہ اُس سے محبت کرے۔

ii. "یسوع ہم میں سے ہر ایک کو سب سے واضح اور نمایاں طور پر تابعداری، توبہ، وعدوں کی پاسداری یا اپنے چال چلن کو درست کرنے کے بارے میں نہیں کہتا بلکہ وہ ہم سے ہمارا دل مانگتا ہے اور اگر ہم اپنا دل یسوع کو دے دیں تو ہماری پوری ذات ہی اُس کی پیروی کرنا شروع ہو جائے گی۔" (میکلیرن)

ہ. میری بھیڑیں چرا: یسوع نے ایک طرح سے پطرس کو وہ بات یاد دلائی جب اُس نے خُداوند کا انکار کیا تھا اور پھر اُس نے دیگر شاگردوں کی موجودگی میں اُسے بحال کیا۔ اِس کے بعد یسوع نے پطرس کے سامنے ایک چیلنج رکھا کہ وہ اپنی نظر خدمت کے اُس کام پر لگائے جس کے لیے یسوع نے اُسے اور دیگر کو بلایا تھا۔

3. (18-19) پطرس کی زندگی کے حوالے سے یسوع کی طرف سے بلاہٹ۔

مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تُو جوان تھا تو آپ ہی اپنی کمر باندھتا تھا اور جہاں چاہتا پھرتا تھا مگر جب تُو بوڑھا ہوگا تو اپنے ہاتھ لمبے کریگا اور دوسرا شخص تیری کمر باندھیگا اور جہاں تُو نہ چاہیگا وہاں تجھے لیجائیگا۔ اُس نے اِن باتوں سے اِشارہ کر دیا کہ وہ کس طرح کی موت سے خُدا کا جلال ظاہر کریگا اور یہ کہہ کر اُس سے کہا میرے پیچھے ہولے۔

اَ. مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں: یسوع نے پطرس سے کہے گئے یہ آخری الفاظ پُرزور بنانے کے لیے اُسے کہا کہ مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں ۔ اُس کا مقصد تھا کہ جو کچھ وہ کہنے جا رہا تھا پطرس اُس کو اچھی طرح سے یاد رکھے۔

ب. **جب تُو جوان تھا:** یسوع نے پطرس کی جوانی کے دن اُسے یاد دلائے جس وقت اُس کے پاس ذمہ داری کم تھی اور وہ جس قدر چاہتا کام کر سکتا تھا۔ ہم میں سے زیادہ تر لوگ جانتے ہیں کہ جوانی کے یہ ایام کیسے ہوتے ہیں جب توانائی تو زیادہ ہوتی ہے لیکن ذمہ داریاں کم ہوتی ہیں۔

ج. **جب تُو بوڑھا ہو گا تو اپنے ہاتھ لمبے کریگا:** یسوع نے پطرس کے مستقبل کے بارے میں بات کی جب کوئی اور اُس کی کمر باندھے گا اور جہاں وہ نہ جانا چاہے وہاں بھی اُسے لے جائے گا–ایک ایسے مقام پر جہاں وہ اپنے ہاتھ لمبے کرے گا– وہ مصلوب ہو گا اور ایسا اُس موت کے وسیلے ہونے جا رہا تھا جس **موت سے [پطرس] خُدا کا جلال ظاہر کریگا۔**

i. "پطرس کو محدود کر دیا جائے گا، وہ اپنی آمد و رفت، اپنے بہت سارے فیصلوں کا مالک نہیں رہے گا بلکہ مسیح اُس کا مالک ہو گا۔" (مورث)

ii. یہ جان کر کہ پطرس کو وہ سب سمجھ آ گیا تھا جو یسوع نے اُسے کہا تھا یوحنا کے جسم میں ایک گہری سرد لہر بھی دوڑ گئی ہو گی۔ یسوع اصل میں کہہ رہا تھا کہ پطرس تُو مصلوب ہو کر مرے گا۔ یوحنا انجیل نویس اِس بات کو اُس وقت ہی سمجھ گیا تھا لیکن اُس نے پطرس کی موت کے بہت دیر بعد اِس کو تحریر کیا تھا۔

iii. اِس سے پطرس کو یقین دہانی بھی ہوئی۔ چند ہفتے پہلے ایک نازک موقعے پر پطرس نے خود کو بچانے کے لیے یسوع کا انکار کر دیا تھا۔ یہاں پر یسوع نے پطرس کو یقین دلایا–مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں–کہ تجھے پھر اِسی طرح کے ایک چیلنج کا سامنا ہو گا اور اِس دفعہ تو بھاگے گا نہیں بلکہ صلیب کو گلے لگا لے گا۔ یسوع نے پطرس کو یقین دلایا کہ وہ اپنے مسیحا، اپنے خُداوند پر مضبوط ایمان رکھتے ہوئے شہادت پائے گا۔

iv. "قدیم مصنفین نے لکھا ہے کہ اِس بات کے چونتیس سال بعد پطرس کو مصلوب کیا گیا تھا، اور اُس نے ایسی موت کو اپنے لیے بہت زیادہ جلالی قرار دیا، اور اُس نے یہ التجا کی کہ اُسے جب مصلوب کیا جائے تو اُس کا سر نیچے کی طرف ہو اور ٹانگیں اوپر کی طرف، وہ خود کو اِس قابل نہیں سمجھتا تھا کہ اپنے خُداوند کی طرح مصلوب ہو۔ [یوسیبیس، پروڈینشیس، کریسوسٹم اور اگسٹن]۔" (کلارک)

v. "جیروم کے مطابق پطرس کو شہنشاہ نیرو کے حکم پر مصلوب کیا گیا تھا اور اُس کا سر نیچے کی طرف اور پاؤں اوپر کی طرف کئے گئے تھے۔ کیونکہ اُس کا اپنا یہ خیال تھا کہ وہ اُس طرح سے مصلوب ہو کر جان دینے کے قابل نہیں جیسے اُس کے خُداوند یسوع نے مصلوب ہو کر جان دی تھی۔" (ایلفرڈ)

vi. مسیحی اپنی موت میں بھی خُدا کے نام کو جلال دے سکتے ہیں۔" جسٹن شہید اِس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ جب وہ مسیحیوں کی زندگی میں پاکبازی دیکھتا ہے اور موت کو سامنے دیکھ کر اور موت کے منہ میں بھی جا کر جب وہ اپنے لوگوں کا صبر دیکھتا ہے تو وہ اِس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ یہ سچائی ہی ہے جس کا اقرار وہ اپنی زندگیوں سے کرتے ہیں اور اپنے خون سے اُس پر مہر کرتے ہیں۔" (ٹراپ)

د. **میرے پیچھے ہو لے:** اِس بہت ہی خاص وقت پر یسوع نے پطرس سے یہ آخری باتیں کیں۔ بہت سال پہلے یسوع نے پطرس کو کہا تھا کہ وہ اُس کے پیچھے ہو لے (متی 4 باب 18–19 آیات) اب پطرس کو واضح طور پر پتا چل چکا تھا کہ یسوع کی پیروی کرنا اُسے یقینی طور پر صلیبی موت کے پاس لیکر جائے گا۔ پطرس کو ایک بار پھر یہ چیلنج دیا گیا کہ وہ اپنے خُداوند، اپنے اُستاد اور اپنے مسیحا کے پیچھے ہو لے۔

i. "یسوع نے پطرس کو اپنے نقشِ قدم پر چلنے کے لیے کہا، یعنی اُس کی زندگی خُدا کے لیے گزرے اور اُس کی موت خُدا کے نام کو جلال دے۔ یسوع کی ذات اور موت کے لیے اِسی طرح کی زبان اور الفاظ استعمال ہوئے ہیں (یوحنا 12 باب 27–32 آیات؛ 13 باب 31 آیت)۔ یسوع کا یہ حکم کہ 'میرے پیچھے ہو لے' ایسا ہے جس کے لغوی معنی ہونگے کہ 'میرے پیچھے چلتا چل'۔" (ٹینی)

ii. "یہ فقرہ فعل حال میں لکھا یا بولا گیا ہے اور اِس کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ یسوع اُسے کہہ رہا ہے وہ اُس کے پیچھے چلتا رہے۔ پطرس یسوع کے پیچھے چلتا رہا تھا لیکن ایک مقام پر آ کر اُس نے اپنا سفر روک دیا تھا۔ لیکن یسوع اُسے کہہ رہا ہے کہ مستقبل میں اُس نے اِس سفر کو مسلسل جاری رکھنا ہے اور خُداوند کے نقشِ قدم پر چلتے رہنا ہے۔" (مورث)

4. (20-23 آیت) یوحنا کے بارے میں کیا؟

پطرس نے مڑ کر اُس شاگرد کو پیچھے آتے دیکھا جس سے یسوع محبت رکھتا تھا اور جس نے شام کے کھانے کے وقت اُسکے سینہ کا سہارا لے کر پوچھا تھا کہ اَے خُداوند تیرا پکڑوانے والا کون ہے؟ پطرس نے اُسے دیکھ کر یسوع سے کہا اَے خُداوند! اِسکا کیا حال ہو گا؟ یسوع نے اُس سے کہا اگر مَیں چاہوں کہ یہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے تو تجھ کو کیا؟ تُو میرے پیچھے ہو لے۔ پس بھائیوں میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ وہ شاگرد نہ مریگا لیکن یسوع نے اُس سے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ نہ مریگا بلکہ یہ کہ اگر مَیں چاہوں کہ یہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے تو تجھ کو کیا؟

اَ. اَے خُداوند! اِسکا کیا حال ہو گا؟ یسوع نے پطرس کو دیئے گئے اپنے چیلنج کی تجدید کی تھی، میرے پیچھے ہو لے (یوحنا 21 باب 19 آیت) پطرس نے یسوع کی طرف سے کی گئی بات کا ہاں میں جواب نہیں دیا تھا بلکہ اُس نے مُڑ کر ایک اور شاگرد کو دیکھنا شروع کر دیا تھا جو اُن کے پیچھے آ رہا تھا۔ یہ شاگرد یوحنا تھا۔ پطرس کے سامنے جو چیلنج یسوع رکھ رہا تھا وہ اُس پر غور کرنے کی بجائے یہ سوچنا شروع ہو گیا تھا کہ کسی اور کے ساتھ کیا ہونے جا رہا ہے۔

i. پطرس ہم میں سے بہت سارے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ ہم اکثر اپنے اُس چیلنج سے نظریں ہٹا دیتے ہیں جو خُداوند نے ہمیں دیا ہوا ہے اور ہم دوسرے شاگردوں یا مسیح کے پیروکاروں کے بارے میں حیران یا پریشان ہوتے رہتے ہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں یا خُدا اُن سے کس چیز کا تقاضا کرتا ہے۔

ii. اِسکا [یوحنا کا] کیا حال ہو گا؟ "وہ یعنی یوحنا خُدا کی بادشاہی میں جو خدمت کرے گا وہ سب بعد میں ظاہر ہو گا۔ جب وہ غیر اقوام کے درمیان افسس میں اپنا ڈیرہ لگائے گا تو مبہم مذہبی تجربات کے بے ترتیب سمندر اور تصوراتی دُنیا اور مفروضات میں غرق ہونے کے لیے جانے والے لوگوں کو پھسلنے سے بچائے گا اور مجسم خُدا کی صورت میں ظاہر ہونے والے رب کے لنگر کے سہارے طوفانوں میں قائم رہنا سکھائے گا۔" (ٹاسکر)

iii. "پولس یسوع کا وہ سپاہی تھا جس نے آگے چل کر دوسروں کے لیے راستہ بنایا، پطرس یسوع کا وہ شاگرد تھا جس نے چرواہے کی خدمات سرانجام دیں اور یوحنا یسوع کا گواہ تھا۔" (بارکلے)

ب. اگر مَیں چاہوں کہ یہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے تو تجھ کو کیا؟ یسوع نے پطرس کے سوال کا جواب ایک اور چیلنج کے ساتھ دیا تھا۔ پطرس کے لیے مقرر ہو چکا تھا کہ وہ مصلوب ہو کر شہادت پائے (یوحنا 21 باب 18-19 آیات)، یہاں پر یسوع یہ چاہتا تھا کہ پطرس اِس بات کو سمجھے کہ یوحنا کی منزل اُس سے بالکل مختلف ہو گی۔ یسوع پطرس کو یہ سمجھانا چاہ رہا تھا کہ جس طرح خُداوند یسوع اُس سے کسی مختلف چیز کا تقاضا کرتا ہے اُسی طرح وہ یوحنا سے اور دیگر شاگردوں سے مختلف چیزوں اور خدمات کا تقاضا کر سکتا ہے۔

i. "یسوع جب پطرس سے بات کر رہا تھا تو یہاں پر اُس نے پطرس کو اِس بات کی وجہ سے ایک طرح سے سرزنش کی ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کی زندگیوں کے بارے میں الٰہی مرضی کے رازوں کو جاننے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ بات ہمارے لیے دلچسپی کا باعث ہونی چاہیے۔" (مورگن)

ج. تُو میرے پیچھے ہو لے: یہ پطرس کے لیے ایک واضح اور کڑا چیلنج تھا۔ یسوع اُسے بتا رہا تھا کہ اِس بات سے قطع نظر کہ یسوع اپنے دوسرے شاگردوں کے ساتھ کیا کرے گا پطرس کو یہ فیصلہ کرنا تھا کہ وہ خود یسوع کے پیچھے چلے گا یا نہیں۔ یسوع کے ہر ایک شاگرد کے سامنے ہر ایک دور میں یہی ایک بڑا واضح چیلنج موجود ہوتا ہے۔

i. "یسوع کے حکم میں لفظ 'تُو' اُس کے اِس حکم کو اور زیادہ پُرزور بنا رہا ہے۔ تُو میرے پیچھے ہو لے۔" (ٹینی)

ii. "مَیں اِس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اِس سے پہلے کہ مَیں اپنے مالک کے سارے پیروکاروں کو راہِ راست پر لاؤں مجھے پہلے خود اُس کے پیچھے چلنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اور میرے خیال سے میرے بھائی آپ کو بھی اِسی حتمی نتیجے پر پہنچنا چاہیے۔" (سپرجن)

د. پس بھائیوں میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ وہ شاگرد نہ مریگا: یسوع نے جو چیلنج پطرس کو دیا اُس سے ابتدائی کلیسیا میں بھائیوں کے اندر ایک افواہ نے جنم لیا۔ اور وہ افواہ یہ تھی کہ یسوع نے کہا ہے کہ جب تک وہ دوبارہ نہیں آتا یوحنا نہیں مرے گا۔ یوحنا نے شاگردوں میں سے سب سے آخر میں وفات پائی اور جب اُسے ایک بار قتل کرنے کی کوشش کی گئی اور وہ اُس میں سے بچ نکلا تو شاید یہ افواہ اور زیادہ شدت اختیار کر گئی ہو گی۔

i. اِس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ لوگ عام سی باتوں کی وجہ سے بھی کیسے غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں اور کلیسیا کے اندر بھائی بھی کیسے مختلف طرح کی غلط فہمیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ہ. یسوع نے اُس سے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ نہ مریگا: یوحنا نے اپنی انجیل کے اختتام پر اِس بات کو اِس لیے بیان کیا ہے کہ وہ اُس افواہ کے بارے میں حقیقت کو بیان کر سکے اور لوگوں کو یہ بتا سکے کہ یسوع نے ایسا نہیں کہا تھا بلکہ اُس نے پطرس کو ایک بات سمجھانے کے لیے محض ایک مثال دی تھی۔

i. "وہ افواہ یہ تھی کہ یسوع نے اِس بات کی نبوت کی تھی کہ جب وہ دوبارہ آئے گا تو اُس کا پیارا شاگرد یوحنا اُس وقت تک زندہ ہی ہو گا۔ اور یہاں پر انجیل نویس پُرزور طریقے سے یہ کوشش کر رہا ہے کہ وہ اِس افواہ کی تردید کرے اور لوگوں کو حقیقت کے بارے میں آگاہ کرے۔" (ٹاسکر)

5. (24-25 آیات) یوحنا کی انجیل کا نتیجہ

یہ وہی شاگرد ہے جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے اور جس نے اِنکو لکھا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اُسکی گواہی سچی ہے۔ اور بھی بہت کام ہیں جو یسوع نے کئے۔ اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں اُنکے لئے دُنیا میں گنجایش نہ ہوتی۔

اَ. یہ وہی شاگرد ہے جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے اور جس نے اِنکو لکھا ہے: یہاں پر یوحنا یہ راز کھولتا ہے کہ اِس انجیل کا وہ شاگرد جس کا اکثر نام نہیں لکھا گیا، اور جس کا پچھلی آیت میں تذکرہ ہوا ہے کوئی اور نہیں بلکہ وہ خود ہی ہے۔ یوحنا نے جو کچھ بھی لکھا اُس کے ذریعے سے اُس نے سچائی کی بہت مضبوط اور حتمی گواہی دی ہے، اُسکی گواہی سچی ہے۔

ب. جو کتابیں لکھی جاتیں اُنکے لئے دُنیا میں گنجایش نہ ہوتی: یوحنا نے یسوع کے بارے میں سچائی کو بیان کیا ہے لیکن یسوع کی ذات کے بارے میں ہر ایک بات اور مزید سچائی کا بیان کرنا نہ تو اُس کے بس میں ہے اور نہ ہی دُنیا کے کسی اور انسان کے بس میں۔ اور بھی بہت کام ہیں جو یسوع نے کئے اور اُن سب کو جُدا جُدا بیان کرنا بالکل ناممکن کام ہے۔

i. "اگرچہ یہاں پر ہمیں یوحنا ایک خوبصورت انداز سے مبالغہ آمیزی کرتا نظر آرہا ہے (**دُنیا میں گنجایش نہ ہوتی**)، لیکن وہ اصل میں یہ بیان کرنا چاہتا ہے کہ جو کچھ ہم یسوع کی ذات کے بارے میں جانتے ہیں اُس سے بہت زیادہ ابھی ہمارے علم میں نہیں ہے۔" (مورث)

ii. **اور بھی بہت کام ہیں جو یسوع نے کئے:** یہ اصل میں یسوع کے وہ کام ہیں جو ابھی بھی اُس کے شاگردوں اور اِس دُنیا میں جاری ہیں۔ جب یوحنا اُن عظیم کاموں کے بارے میں سوچتا ہے تو وہ خیال کرتا ہے کہ اگر وہ لکھے جاتے تو اتنی کتابیں بھر جاتیں کہ وہ اِس دُنیا میں نہ سما پاتیں۔